چہ گویم با تو گر آئی بدارالامان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | تو دو اینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ کتک سمبت ۱۹۶۵

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۸ اخبار بدر کی جلد ۷ ماہ رمضان کے آخری پرچے پر ختم ہو گئی۔ اور ماہ شوال سے جلد ۸ شروع ہوئی ابتدا میں بھی اخبار بدر انہیں مہینوں سے شروع ہوا تھا۔ اس واسطے مناسب سمجھا گیا۔ کہ آئندہ بھی ایسا ہو۔

حساب اخبار آئندہ اخبار کا حساب قمری مہینوں کے رو سے ہوا کریگا کیونکہ یہ اسلامی مہینے ہیں اور اون کا رواج دینا ایک کار ثواب ہے۔

معذرت بسبب بعض مشکلات کے جن کا ذکر کچھ گذشتہ اخبارات میں کیا جا چکا ہے۔ ۲۹ اکتوبر اور ۵ نومبر کو اخبار نہیں جا سکا۔ امید ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ ٹھیک نکلتا رہیگا۔

ضمیمہ تفسیر بعض دوستوں کے مشورہ سے اخبار کے ساتھ تفسیر کو الگ بطور ضمیمہ کے لگایا جائیگا اور اس میں انشاء اللہ ہفتہ بھر کے نوٹ درج ہو جایا کریں گے۔

جلسہ سالانہ جلسہ سالانہ غالباً ۲۸ - ۲۹ - دسمبر کو ہوگا۔ جس کے واسطے انجمن کیطرف سے عنقریب اعلان ہوگا ایک دن حضرت امیر المومنین کی تقریر ہوگی اور ایک دن انجمن کی رپورٹ اور بجٹ برائے سال آئندہ پیش ہوں گے۔

پچیس روپیہ فنڈ پچیس روپیہ فنڈ کے واسطے کئی ایک خطوط آ چکے ہیں۔ مگر ہنوز بہت کم آئے ہیں۔ یہ رقم تمام مدات سے الگ رکھی جاوے گی۔ جب تک کہ ایک معقول مقدار تک پہونچکر کسی خاص اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لائق نہ ہو جائے۔ جو صاحب خود نہ آسکیں وہ اس رقم کو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ ڈاک ارسال فرما سکتے ہیں شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی اور چودہری حاکم علی صاحب چک پنیار کے خطوط بھی ہمارے پاس آئے ہیں کہ وہ پچیس پچیس روپے دیں گے۔

ایک روپیہ فنڈ اکثر دوست جلسہ سالانہ پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کے وقت کم از کم ایک روپیہ پیش کرتے تھے۔ اس کی ابتدا سیالکوٹ کے معزز دوست چودہری مولا بخش کی تحریک سے غالباً ہوئی تھی کیونکہ ایسی نیک تحریکوں کا کرنا اسی جماعت کے حصہ میں آیا۔ اب بھی بعض دوستوں نے تحریک کی ہے کہ تمام دوست کم از کم ایک روپیہ پیش کریں اور یہ روپیہ ضروریات لنگر میں خرچ ہوگا جو صاحب کسی سبب سے خود نہ آسکیں وہ ایک روپیہ کسی کے ہاتھ بھیجکر اس ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جلسہ امرتسر امرتسر میں اس سال دسمبر کے آخر میں تعلیمی کانفرنس مسلمانان کا جلسہ ہے اس کیواسطے نصف کرایہ ریل منظور ہو چکا ہے۔ جو صاحب اس جلسہ پر دور دراز جگہوں سے تشریف لاویں گے اون کیواسطے آسان موقعہ ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے مقدس مقام کو بھی دیکھتے جاویں۔ کیونکہ امرتسر سے بٹالہ ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے اور آگے قادیان بارہ میل ہے۔ جو یکہ پر قریباً دو گھنٹہ کا راستہ ہے۔

اخبار قادیان حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت اقدس سب بخیر و عافیت ہیں۔ قادیان اللہ تعالے کے فضل و کرم سے حضرت امیر کی دعاؤں کے طفیل بخار اور ہیضہ کے ان سخت حملوں سے بچا ہوا ہے جن کی خبریں باہر سے آ رہی ہیں۔

حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب چند روز کے واسطے وطن تشریف لے گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب مدارس کر چکے ہیں اور رائے بہت اچھی لکھی ہے۔ مقامی امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب لے چکے ہیں۔ پنجم پرائمری کا امتحان ہنوز اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب لینے والے ہیں جو دو چار روز تک تشریف لائیں گے

مفت مولوی محمد یمین صاحب داتہ ضلع ہزارہ لکھتے ہیں کہ میرے پاس الحکم بدر۔ ریویو تعلیم الاسلام کے مختلف نمبر۔ آئینہ صداقت پیغام صلح۔ کرشن اوتار کے چند کاپیاں ہیں جو صاحب چاہیں محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوالیں۔

قرآن شریف مترجم ترجمہ لفظی شاہ رفیع الدین صاحب جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جو مد نظر رکھکر درس قرآن شریف اخبار بدر میں لکھا جاتا ہے نسخہ مجلد بقیمت ۱۲؍ مل سکتا ہے محصول ڈاک الگ خرچ ہوگا قیمت کا حصہ خواہ ٹکٹوں میں درخواست کے ساتھ آنا چاہیئے۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھپ کر شائع کیا۔)

البدر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء

امریکہ سے ایک آواز

امریکہ کے مشہور نومسلم آنریبل شیخ محمد الیگزینڈر رسل ویب صاحب نے حضرت کی وفات پر جو خط لکھا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس خط میں ویب صاحب نے حضرت صاحب کے ساتھ اپنی بیس سالہ واقفیت کا ذکر کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ بے شک

مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے انبیاء میں سے تھے

لیکن اس خط کو درج کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویب صاحب کے مسلمان ہونے. ملازمت چھوڑنے۔ ہندوستان میں آنے اور ان کے ذریعہ سے ایک عرب صاحب اور مولوی حسن علی صاحب کے حضرت صاحب کی طرف توجہ کرنے اور ایک پیر صاحب کے حضرت کے بارے میں استخارہ کرنے کا تمام ذکر مولوی حسن علی صاحب مرحوم کے الفاظ میں درج کر دیا جائے بہت سے دوست ان واقعات سے بے خبر ہوں گے اور اون کیواسطے ان سے اطلاع امید ہے کہ موجب ازدیاد ایمان ہو۔ مولوی حسن علی صاحب فرماتے ہیں۔

ملک امریکہ میں اسلام کیونکر پھیل رہا ہے

اس قصہ سے بہت حضرات پورے واقف نہیں ہوں گے ملک امریکہ کے شہر ہڈسن علاقہ نیویارک میں ۱۸۴۶ء میں ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام الگزینڈر رسل ویب رکھا گیا اس شخص کا باپ ایک نامی و مشہور اخبار کا ایڈیٹر مالک تھا۔ ویب صاحب نے کالج میں پوری تعلیم پائی اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چل کر ایک ہفتہ واری اخبار جاری کیا ویب صاحب کی لیاقت علمی طرز و تحریر کا شہرہ دور دور ہوا۔ ایک مدت تک اخبار سینٹ جوزف مسوری ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹری کے معزز عہدہ پر ویب صاحب کی دعوت کی گئی۔ پھر اس کے بعد اور کئی اخبارو کی ایڈیٹری کا کام ویب صاحب کے سپرد ہوتا رہا کوئی صاحب لفظ اخبار کے کہنے سے کہیں اخبارات ہند کی ایڈیٹر نہ سمجھ لیں۔ ہندوستان کے دیسی اخباروں کو امریکہ کے اخباروں سے وہی نسبت ہے جو ایک تین چار برس کے لڑکے کو ایک چالیس پچاس برس کے ذی علم و تجربہ کار شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے اخباروں کی تعداد کا حساب ہزار سے نہیں ہوتا بلکہ لاکھ سے۔ پھر ایڈیٹر بھی ادسی لیاقت و دماغ کا آدمی ہوتا ہے جو اگر ضرورت ہو تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکے جس اخبار کے ویب صاحب ایڈیٹر تھے وہ امریکہ میں دوسرے نمبر کا اخبار گن جاتا تھا یعنے ایک ہی اخبار ساری قلمرو میں ایسا تھا جو ویب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ کا تھا۔ ویب صاحب کی قابلیت اور لیاقت کا ایسا شہرہ ہوا کہ پریذیڈنٹ سلطنت امریکہ نے اون کو سفارت کے معزز عہدہ پر مقرر کر کے جزیرہ فلپائن کے پایۂ تخت منیلا کو روانہ کیا سفیر سلطنت گورنر کا ہم رتبہ ہوتا ہے۔

ستمبر ۱۸۸۷ء ہوا

مسٹر ویب نے دین عیسوی کو ترک کر دیا

انہوں نے دیکھا کہ عیسائی مذہب سراسر خلاف عقل و عدل ہے کئی برس تک ویب صاحب کا کوئی دین نہ تھا لیکن اون کو ایک قسم کی بے چینی تھی۔ دل میں خیال کیا کہ اس جہان کے سارے ادیان پر غور کروں۔ شاید ان میں سے کوئی سچا مذہب ہو پہلے پہل بدھ مذہب کی تحقیقات شروع کی کامل تحقیقات کے بعد اس مذہب کو تشفی بخش نہ پایا اسی زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد زمان کے انگریزی اشتہارات کی یورپ و امریکہ میں خوب اشاعت ہو رہی تھی۔ ویب صاحب نے اس اشتہار کو دیکھا اور مرزا صاحب سے خط و کتابت شروع کی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ ویب صاحب نے دین اسلام قبول کر لیا۔

حاجی عبد اللہ عرب

ایک میمن تاجر ہیں جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے لاکھ دو لاکھ کی پونجی کا اون کو سامان کر دیا تو ہجرت کر کے مدینہ میں جا بسے۔ وہاں باغوں کے بنانے میں بہت کچھ صرف کیا بہت عمدہ عمدہ باغ تیار تو ہو گئے لیکن عرب کے بدوؤں کے ہاتھوں پھل لینا مشکل۔ آخر بیچارے پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ جدہ میں آ کر ایک مختصر پونجی سے تجارت شروع کر دی۔ بمبئی سے تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں کبھی کبھی آ ہی جاتے ہیں یہ بزرگ ایک نہائیت اعلیٰ درجہ کا مومن ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو با دریا دل بنایا ہے اس کمال و خوبی کا مسلمان میری نظروں سے بہت ہی کم گذرا۔ مثل بچوں کے دل گناہوں سے پاک و صاف خدا پر بہت ہی بڑا توکل ہمت نہائیت بلند مسلمانوں کی خیر خواہی کا وہ جوش کہ صحابہ یاد پڑ جائیں۔ اے خدا اگر عبد اللہ عرب کے ایسے پانچسو مسلمانوں کی جماعت بھی تو قائم کر دے تو ابھی مسلمانوں کی دنیا ہی بدل جائے۔ خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بھی کچھ تھوڑا سا جوش اہل اسلام کی خیر خواہی کا عنائت فرمایا ہے لیکن جب میں عبد اللہ عرب کے جوش پر نظر کرتا ہوں تو سر نیچا کر لیتا ہوں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ بہت بڑا حسن ظن ہے اور وہ بھی مجھ سے محبت سے ملتے ہیں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ رہنے کا عرصہ تک موقع ملا ہے۔ اگر میں اون کی روحانی خوبیوں کو لکھوں تو بہت طول ہو جائیگا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس آخری زمانہ میں بھی اس قسم کے مسلمان موجود ہیں۔ کہ منیلا میں جو بہت سی خرابیاں ہیں اون کی اصلاح کے لئے قریب چار ہزار کے روپیہ چندہ ایک عبد اللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا تھا۔ بمبئی میں عبد اللہ عرب صاحب نے الگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا فوراً انگریزی میں خط لکھوا کر ویب صاحب کے پاس روانہ کیا۔ ویب صاحب نے بھی ویسے ہی گرم جوشی کے ساتھ جواب دیا اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آ سکیں۔ تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ صلاح و مشورہ کیا جاتا حاجی عبد اللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید اشہد الدین جھنڈے والے سے بیعت ہے شاہ صاحب کی بڑی عظمت عبد اللہ عرب کے دل میں ہے۔ مجھ سے اس قدر تعریف ان کی بیان کی ہے کہ مجھ کو مشتاق بنا دیا ہے کہ ایک بار حضرت پیر سید اشہد الدین صاحب کی ملاقات ضرور کروں۔ جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے۔ تو حاجی عبد اللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے ضرور ہی صلاح و مشورہ لے لیتے ہیں۔ چنانچہ اونہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا استخارہ کیا گیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ۔ اس سفر میں کچھ خیر ہے۔ عبد اللہ عرب نے مجھ کو خط لکھا کہ تو بھی منیلا چل۔ میں انگریزی نہیں جانتا اور ویب صاحب اردو نہیں جانتے۔ ایک مترجم ضروری ہے اور ایک نومسلم سے ملنا ہے نہ معلوم اس بیچارہ کو دین اسلام کے بارہ میں کیا کچھ پوچھنے کی حاجت ہو۔ میں اس زمانہ میں کٹک میں تھا۔ کلکتہ میں حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے۔ مسلمانان کٹک نے مجھ کو بہت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدکم اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نوٹ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۂ ذریت

(رکوع اول)

آیت ا تا ۴۔ ذٰریت کے معنے ہیں پھیلانے والی۔ ان آیات میں ہواؤں کے کام کا ذکر ہے۔ جو ہر موسم میں چلتی ہیں۔ جس طرح کسی دارالخلافہ سے ایک بڑا ذخیرہ ڈاک کا روانہ ہوتا ہے اور سب خط اکٹھے ملے ہوئے ہوتے ہیں پھر وہاں ڈاک آگے چلتی ہے سارٹ ہوتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ ہر ایک شہر میں پھر جس جس شخص کی چٹھی ہوتی ہے اوسی کو مل جاتی ہے اسی طرح ہوائیں آسمانی ڈاک کا کام دیتی ہیں تمام مختلف ممالک کے مختلف شہروں میں جو قسما قسم کے درخت ہوتے ہیں سب کو اون کے مناسب حال ذخیرہ ہواؤں کے ذریعہ سے ملتا ہے۔ تو وہ تمام پودے اور درخت پرورش پاتے ہیں۔ خداتعالےٰ کے کام ملائکہ کے ذریعہ سے ظہور میں آتے ہیں جبکہ ظاہری جسم کے اس قدر سامان ہیں تو کیا روحانی تربیت کے واسطے سلسلہ تبلیغ نہیں ہے۔

آیت ۶۔ لواقع۔ ضرور ہونیوالی ہے۔

آیت ۷۔ ذات الحبک۔ جس طرح ہوائیں ستاروں کے اثر سے چلتی ہیں اسی طرح خداتعالےٰ کے دوسرے کام ملائکہ کے ذریعہ سے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔

آیت ۱۰۔ خراصون۔ جو لوگ اٹکل بازیوں سے کام لیتے ہیں وہ اصل حقیقت سے دور چلے جاتے ہیں۔ انبیاء کے محافظ خداتعالیٰ کا علم اور قدرت ہیں۔ اس واسطے ان کی بات درست ہوتی ہے

آیت ۱۱۔ فی غمرۃ۔ گھمبر گھیر میں ہیں۔

آیت ۱۳۔ علے النار یفتنون۔ ان کی مرباں ایسی سخت ہیں کہ اون کو جب تک آگ میں نہ ڈالا جائے وہ دور نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ جو برتن بہت میلا ہو اوس کو صاف کرنے کے واسطے آگ میں ڈالتے ہیں سونے کا میل بھی آگ میں ڈالنے سے الگ ہوتا ہے۔

آیت ۱۴۔ ذوقوا فتنتکم۔ اب تم تمیز سیکھو۔

آیت ۱۷۔ یھجع۔ نیند۔ سونا

آیت ۱۹۔ محـادم۔ وہ ہے جو مانگتا نہیں سائل وہ ہے جو مانگ لیتا ہے۔

آیت ۲۱۔ فی انفسکم۔ تمہارے اندر نشانیاں ہیں بعض لوگوں نے غلطی سے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ رب تمہارے اندر ہے۔ یہ معنے درست نہیں ہیں

آیت ۲۲۔ فی السماء۔ یہ اٹل بات ہے۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ حضرت ابراہیم کے پاس جو مہمان آئے تھے ان کے متعلق قرآن شریف یا حدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ وہ انسان تھے یا فرشتے تھے اس واسطے ہم بھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔

آیت ۲۔ منکر۔ ناپسند۔ جو اچھا نہ معلوم ہو اچانک گئے اور عذاب کی خبر لائے تھے۔

سلماً۔ ہم آپ پر سلام کر چکے۔

سلٰمٌ۔ ہماری طرف سے ہمیشہ ہر زمانہ میں تم پر سلام ہو۔ سلام اللہ تعالیٰ کا نام۔

آیت ۴۔ فراغ۔ چپکے سے۔ لپک کر۔

عجل سمین۔ موٹا بچھڑا۔

مہمان کی خاطر کے واسطے حضرت ابراہیم کا طریق سب سے عمدہ ہے کہ کھانا لاکر مہمان کے آگے رکھدیا جاوے پہلے پوچھتے نہیں رہنا چاہیئے۔

آیت ۶۔ صرۃ۔ جماعت۔ آواز۔ خود جماعت میں آئی یا آواز جماعت تک پہونچی۔

آیت ۷۔ کذالک۔ یہی لفظ حضرت مریم کو بھی کہا گیا اور یہی حضرت ذکریا کو کہا گیا اور یہی حضرت ابراہیم کو بھی کہا گیا تھا۔

الحکیم العلیم۔ حضرت ابراہیم علیہ البرکات ایک کم سو سال کی عمر کے تھے۔ اور اون کی بیوی نوّے سال کی عمر کی تھیں۔ ایسی حالت میں اولاد کا ہونا مشکل امر ہے خداتعالیٰ تمام حکمت اور علم کا مالک ہے اوس نے ایسے سامان مہیا فرمائے کہ یہ بات حاصل ہو گئی۔

آیت ۸۔ خطب۔ بڑا کام۔ اہم امر۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ تمہارے آنے سے میرے دل کو دھڑکا سا معلوم ہوتا ہے۔ صرف میری اولاد کیواسطے پیشگوئی کرنا تو کوئی ایسا بڑا کام نہ تھا۔ تم ضرور کسی اور کام کو مدنظر رکھتے ہو۔

آیت ۱۰۔ طین۔ ڈھیمان۔ (ڈھیلے)

آیت ۱۲۔ اخرجنا۔ ہم نکال دیں گے۔

یہ عذاب سدوم اور گمارا کی بستیوں پر بسبب کثرت لواطت کے آیا تھا۔

آیت ۱۶۔ رکن۔ لشکر۔ طاقت۔

آیت ۱۷۔ ملیم۔ ملامت شدہ۔

آیت ۱۸۔ وہ ہوا ان کے واسطے کوئی بہتر نتیجہ نہ لائی بلکہ موجب عذاب ہوئی۔

آیت ۱۹۔ رمیم۔ گلی سڑی۔

آیت ۲۳۔ فاسق۔ بدعہد۔ یہ تمام عذاب اون پر بسبب بدعہدی کے پڑا۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ السماء۔ آجکل کے محققین کہتے ہیں اس نظام شمسی جیسے کئی اور نظام ہیں آسمان کے نظاموں کی کوئی حدبندی انسان کر نہیں سکتا۔ پھر

آیت ۲۔ الارض۔ زمین کا بھی یہی حال ہے پہاڑ ہیں تو ان کی حد نہیں۔ درخت بوٹیوں میں تو ان کا شمار نہیں۔

آیت ۳۔ زوجین۔ ہر چیز کا نر و مادہ ہے اور نر و مادہ کے ملنے کا نتیجہ بھی ضرور ہے پس۔

آیت ۴۔ ففروا الی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تاکہ تم شر سے بچو۔ اور سکھ پاؤ۔ انبیاء ہر ایک قدرت کے نظارہ کی طرف توجہ دلاکر انسان کو کھینچ کر خدا کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔

آیت ۵۔ اتواصوا۔ کیا یہ لوگ اپنی پچھلی قوم کو نصیحت کر جاتے ہیں کہ نبیوں کو ساحر و مجنون کہنا

آیت ۹۔ ذکر۔ نصیحت کرتے رہنا چاہیئے اس سے آخر فائدہ ہوتا ہے۔

آیت ۱۳۔ ظلموا۔ ظالم مشرک کو کہتے ہیں۔

ذنوب۔ کے معنے ڈول جب بھر جاتا ہے۔ تو وہ غرق ہو جاتا ہے۔

سورۂ الطور

رکوع اوّل

آیت ۱۔ والطور۔ طور (جس کا دوسرا نام کوہ سینا بھی ہے) پہاڑ پر اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک بندے (حضرت موسیٰ علیہ السلام) سے مکالمہ کیا تھا۔ اس کا اور اوس کے مخالفین کا انجام تم دیکھ چکے ہو ویسا ہی معاملہ اب بھی درپیش ہے۔ خدا سے مکالمہ کرنے والا ایک تمہارے درمیان بھی ہے اوس کے مخالفوں کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔

آیت ۲۔ مسطور۔ سطرون مین لکھی گئی۔ لکھی لکھائی کتاب تمہارے پاس موجود ہے

آیت ۳۔ رق۔ کل ما یکتب فیہ۔ ہر ایک چیز جس پر لکھا جائے اس کو رق کہتے ہین اور خصوصیت سے ہرنی کی کھال کو بھی کہتے ہین کیونکہ وہ بڑی مضبوط ہوتی ہے جن کتابون کی حفاظت مقصود ہوتی ہے وہ کھال پر لکھی جاتی ہین۔

منشور۔ کھولکر سنائی جاتی ہے۔

آیت ۴۔ بیت المعمور۔ آباد گھر۔ مراد مکہ معظمہ ہے

آیت ۵۔ سقف المرفوع۔ بلند چھت۔ مراد آسمان ہے جہاں سے یہ سب عذاب آتے ہین۔

آیت ۶۔ البحر المسجور۔ مکہ معظمہ کے فتح ہوجانے پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے دشمن بھاگ گئے تھے انہون نے ایک جہاز کرایہ کیا اس مین سوار ہوئے۔ لیکن وہ جہاز بھی غرق ہوگیا۔

اس جگہ پانچ چیزون کا ذکر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اور ان کی قسم کھائی ہے۔ یعنے وہ پانچون رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت مین بطور گواہ کے پیش کی ہین۔ واقع شدہ اور نظری باتون کو ملا کر بتلایا گیا ہے کہ ان واقع شدہ باتون کی مانند نظری باتون کو بھی ہونے والی سمجھ لو۔ طور کی قسم بطور شاہد ہے اس کے ساتھ دوسری چیزین نظری ہین توریت مین بھی لکھا ہے کہ خدا کا ظہور سمندر کے پاس ہے ان تمام باتون کو پیش کرکے اللہ تعالیٰ اگلی آیت مین فرماتا ہے۔ کہ عذاب ضرور آئیگا۔

آیت ۹۔ تمور۔ آسمان ایک عجیب چکر کھانیوالا ہے

آیت ۱۰۔ جبال۔ بڑے بڑے امرا اور کبرا کو بھی جبل کہتے ہین۔ یسعیا باب ۲ اور ۳ ۵ مین بھی یہ لفظ ان معنون مین استعمال کیا گیا ہے۔

آیت ۱۲۔ خوض۔ پنجابی مین جس کو پچھ مارنا کہتے ہین

آیت ۱۹۔ ھنیاً۔ مامون العاقبت۔

آیت ۲۰۔ حور۔ اعلےٰ درجہ کی بیویان۔

آیت ۲۱۔ ذریتھم۔ جن لوگون کے اجداد بزرگ صلحا ہوئے اون کے واسطے اس مین بشارت ہے کیونکہ وہ اپنے بزرگون سے ملینگے اور اون کے مدارج بھی بلند ہون گے

آیت ۲۴۔ غلمان۔ خدمت کے لئے لڑکے پھرتے ہون گے۔ صحابہ کرام کی بادشاہون کے لڑکون نے خدمتین کین۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ کاھن۔ آیندہ کی خبرین بتانے والا کنہیان والے سپرچولزم والے جو امریکہ مین ہین۔ فال لینا تو جائز ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تفاول کیا ہے لیکن ان چیزون کو غیب بینی کا ذریعہ بنانا بالکل غلط ہے بعض لوگ لاف زنی کے طور پر کہتے ہین کہ آج رات مین تمہارے واسطے استخارہ کرونگا اور جواب لا دونگا یہ بھی ایک غیب دانی کا دعوےٰ ہے استخارہ طلب خیر کو کہتے ہین۔ استخارہ اور شے ہے۔

رمال۔ نجومی اور جوتشی سب جھوٹے اور فریب دہندہ اشخاص ہین۔ ان کیطرف توجہ نہین کرنی چاہیئے۔

مومن کو دعا کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ دعا کی مثال ایسی ہے جیساکہ تیر انداز کے ہاتھ مین تیر یا ملہب کے ہاتھ مین دعا یا بہادر کے ہاتھ مین تلوار۔ صرف الفاظ مفید نہین۔ بلکہ اس کے ساتھ درد اور اضطراب چاہیئے جیساکہ صرف ہتھیار کام نہین آسکتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمدہ ہاتھ اور دل نہ ہو۔

مجنون۔ کو اپنے اعمال کا کوئی نتیجہ نہین ملتا اسکی باتین اور کام سب اکارت جاتے ہین لیکن آنحضرت کے تمام کام نتیجہ آور ہوئے اس واسطے ثابت ہوا کہ آپ مجنون نہ تھے اور نہ کاہن تھے کیونکہ کاہن نامراد رہتا ہے۔ آپ کامیاب ہوئے۔

آیت ۲۔ شاعر وہ ہے جو شعر کہنے کو اپنا پیشہ بنائے یہان ان لوگون کا ذکر نہین جو موزونی طبع کے سبب گاہے گاہے شعر کہہ لیا کرتے ہین۔ شاعر بہادری کا بڑا ذکر کرتے ہین مگر خود بہادر نہین ہوتے۔ سخاوت کی بہت تعریف کرتے ہین مگر خود سخی نہین ہوتے ایک شخص کی تعریف مین بڑے بڑے قصائد لکھتے ہین مگر ذرا سی ناراضگی ہو جائے تو پھر ہجو کہنے بیٹھ جاتے ہین ان کے دل مین کچھ نہین ہوتا صرف زبانی باتین بناتے ہین۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین یہ باتین نہ تھین۔ آپ سب سے بڑھکر سخی۔ سب سے زیادہ بہادر۔ ہمیشہ سچ کہنے والے سنجیدگی سے تبلیغ کرنے والے تھے اس واسطے آپ شاعر نہ تھے۔

ریب۔ گردش۔

آیت ۱۳۔ یکتبون۔ جن کو الہام ہوتے ہین وہ اپنے الہامات کو لکھ کر شائع کر دیتے ہین

آیت ۱۴۔ کیداً۔ جنگ۔

مکیدون۔ جو لوگ جنگ کا خمیازہ بھگتین گے۔

سورۂ النجم

رکوع اوّل

آیت ۱۔ اس مین نبوت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور نبوت کی ضرورت کو ثابت کیا گیا ہے۔ نجم۔ گچھون کو کہتے ہین جن کو جھمکا بھی کہتے ہین۔ یہ سات ستارے ہین ان کے نزول کے وقت عرب سفر کرتے تھے سفر مین مسافرون کیواسطے یہ ستارے راستہ کے لئے راہنمائی کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دنیا مین معمولی منازل کے طے کرنے کے لئے راہنمائی کرنیوالے موجود ہین تو کیا حقیقی منازل کے طے کرنے کے واسطے کسی راہنما کی ضرورت نہین۔

آیت ۲۔ واعظ وہ ہوسکتا ہے جس مین تین صفات ہون

۱۔ ما ضل۔ جاہل نہ ہو۔ جو خود ہی کچھ نہین جانتا وہ دوسرے کو کیا سکھائیگا۔

۲۔ صاحبکم۔ تمہارے ساتھیون مین سے ہو تمہارا دیکھا بھالا ہو۔ کوئی اجنبی آدمی نہ ہو۔ کیونکہ اجنبی آدمی تو اپنے گذشتہ حالات کا اخفا کرکے چند روز کیواسطے نیک بن سکتا ہے مگر جو شخص ہمیشہ ہمارے درمیان رہا اس کے حال سے ہم اچھی طرح واقف ہین۔ کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔

۳۔ ما غوی۔ باعمل آدمی ہو ایسا نہ ہو کہ دوسرون کو سکھائے اور خود عمل نہ کرے۔

یہ تینون صفات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین پائی

جابر رخصت نہ دی آخر وہ ایک یورپشین نومسلم کو لیکر منیلا چلے گئے اس سفر مین حاجی صاحب کا ہزار روپیہ سے بالا صرف ہوا۔ وب صاحب سے ملاقات ہوئی یہ بات طے پائی کہ وب صاحب سفارت کے عہدہ سے استعفا داخل کرین اور اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ جمع کرین۔ حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آکر مجھ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ حیدر آباد مین قائم ہوا۔ جسمین چھ ہزار چندہ بھی جمع ہوا لیکن [illegible] حاجی صاحب سے کہدیا کہ ابھی وب صاحب کو عہدہ سے [illegible] کو نہ لکھو جب تک چندہ پورا جمع نہ ہو لے۔ حاجی صاحب نے اپنے جوش مین میری نہ سنی اور بمبئی سے تار دیا [illegible] ٹھیک ہے تم نوکری سے استعفا داخل کرو

[illegible]

وب صاحب ہندوستان آئے

مین بمبئی سے ساتھ ہوا۔ بمبئی۔ پونہ۔ حیدر آباد۔ مدراس مین ساتھ رہا۔ حیدر آباد مین وب صاحب نے مجھ سے کہا کہ

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے

انہیں کی وجہ سے مین مشرف باسلام ہوا

مین اون سے ملنا چاہتا ہون۔ مرزا صاحب کی بدنامی وغیرہ کا جو قصہ مین نے سنا تھا اون کو سنایا۔ وب صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو ایک خط لکھوایا۔ جس کا جواب آٹھ صفحہ کا حضرت نے لکھ کر بھیجا اور مجھ کو لکھا کہ لفظ بہ لفظ ترجمہ کر کے وب صاحب کو سنا دینا۔ چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا۔
وب صاحب نہایت شوق و ادب کے ساتھ حضرت اقدس کا خط سنتے رہے۔ خط مین حضرت نے اپنے اس دعوی کو معہ دلیل کے لکھا تھا۔ پنجاب کے علماء کی مخالفت اور عوام مین شورش کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجھ کو بھی تم سے (یعنی وب صاحب سے) ملنے کی بڑی خواہش ہے
وب صاحب حاجی عبد اللہ عرب اور میری ایک کمیٹی ہوئی کہ کیا کرنا چاہیئے۔ رائے یہ ہوئی کہ مصلحت نہین ہے کہ ایسے وقت مین کہ ہندوستان مین چندہ جمع کرنا ہے ایک ایسے بدنام شخص سے ملاقات کر کے اشاعت اسلام کے کام مین نقصان پہونچایا جائے اب اس بدفیصلہ پر افسوس آتا ہے۔ وب صاحب لاہور گئے تو اسی خیال سے قادیان نہ گئے لیکن بہت بڑے افسوس کی بات یہ ہوئی۔ کہ ایک شخص نے وب صاحب سے پوچھا کہ آپ قادیان حضرت مرزا صاحب کے پاس کیون نہین جاتے تو اونہون نے یہ گستاخانہ جواب دیا کہ قادیان مین کیا رکھا ہوا ہے لوگون نے وب صاحب کے اس نامعقول جواب کو حضرت اقدس تک بھی پہونچا دیا۔

غرض ہندوستان کے مشہور شہرون کی سیر کر کے وب صاحب تو امریکہ جا کر اشاعت اسلام کے کام مین سرگرم ہو گئے۔ دو ماہ تک مین وب صاحب کے ساتھ رہا۔ وب صاحب حقیقت مین آدمی معقول ہے اور اسلام کی سچی محبت اس کے دل مین پیدا ہو گئی ہے مجھ سے جہان تک ہو سکا۔ اون کے معلومات بڑھانے خیالات کج کو درست کرنے اور مسائل ضروری کی تعلیم مین کوشش کی اور شیخ محمد [illegible] رکھا ہوا نام ہے۔

جیسا مین نے کہا تھا ویسا ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانون نے چندہ کا وعدہ تو کیا تھا لیکن ادا ہوتا ہوا کہین سے نظر نہین آتا تھا۔ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارا۔ لیکن نمد و ہیچ آہنی ورنگ

جب حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی مین مبتلا ہوئے تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت سید اشہد الدین صاحب کی خدمت مین جا کر عرض کیا۔

حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا

معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ اشاعت ہو رہی ہے اون سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہو گا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے ان سے کیونکر اس بارہ مین کہا جائے اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا۔

خواب مین جناب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ مین میرا نائب ہے، وہ جو کہے وہ کرو

صبح کو اٹھ کر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ مین خود مرزا صاحب کے پاس چلونگا اور اگر وہ امریکہ جانے کو کہین تو مین جاؤنگا۔ جب کہ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے اور دوسرے صاحبون نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف ہوئے۔ تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائین سب نے عرض کیا کہ آپ کیون تکلیف کرتے ہین آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہین چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبد اللطیف صاحب اور حاجی عبد اللہ عرب صاحب قادیان گئے اور سارا قصہ بیان کر کے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف متوجہ ہون تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ مین عمدگی سے چلنے لگے۔

حاجی عبد اللہ عرب صاحب سے مجھ کو ایک اور عجیب بات معلوم ہوئی۔ کہ قسطنطنیہ مین سید فضل صاحب ایک باکمال بزرگ رہتے ہین۔ جن کو سلطان روم بہت پیار کرتے ہین۔ سید فضل صاحب کے بزرگون مین ایک شیخ گذرے ہین (مین اون کا نام وغیرہ آئندہ دریافت کر کے کسی دوسرے رسالہ مین درج کرونگا) جو صاحب کشف و کرامات تھے وہ اپنے ملفوظات مین لکھ گئے ہین کہ آخری زمانہ مین مہدی علیہ السلام تشریف لائینگے۔ تو مغربی ملکون مین ایک بہت بڑی قوم گورے رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی بڑی معین و مددگار ہوگی اور وہ سب داخل اسلام ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

خط آمدہ از وب صاحب

از ۱۴۹ چسٹنٹ سٹریٹ رودرفورڈ۔ نیوجرسی۔ یو ایس

لے۔ بخدمت مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان

۳۰۔ اگست ۱۹۰۸ء

میرے پیارے بھائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط معرفہ ۱۰ جولائی بھی بروقت مل گیا۔ ریویو آف ریلیجنز مین ہمارے معزز بھائی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھ چکا ہون اس خبر کے پڑھنے سے سخت غم اور رنج کا احساس میرے اندر جوش زن ہوا۔ مرزا صاحب نے ایک بڑا کام پورا کیا اور سینکڑون کے دلون مین نور صداقت پھیلایا۔ جن تک غالباً صداقت کسی اور طرح نہ پہونچ سکتی تھی۔ بیس سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے جبکہ میری پہلے پہل آپ سے خط وکتابت ہوئی اور تب ہی سے میرے دل پر اس امر کا پرزور اثر ہے کہ مرزا صاحب بخوبی سنجیدگی کے ساتھ حق کی تعلیم پھیلانے کیواسطے اپنے مقصد مین لگے

رہے ہین۔ لاریب اس شخص کو خدا تعالیٰ نے اس بڑے کام کے واسطے برگزیدہ کیا تھا۔ جو اوس نے پورا کیا ہے اور مجھے اس مین شک نہین کہ وہ فردوس برین کے اندر اولیاء اور انبیاء کی رفاقت کا لطف اٹھائے گا۔

پس اگرچہ ہمارے درمیان سے آپ کا چلا جانا ہمارے واسطے بڑے غم کا موجب ہے تاہم اس بات پر خوش ہین کہ آپ کی جسمانی محنت کے ایام ختم ہوئے اور آپ اس سے اعلےٰ اور پاک ترین زندگی مین داخل ہو گئے۔

آپ کی سلامتی اور راحت کے واسطے دعا کرتا ہون مین ہون آپ کا بھائی

محمد الیگزینڈر رسل وب۔

اس کے بعد شیخ محمد ویب صاحب کا دوسرا خط ۳ ستمبر کا لکھا ہوا ہمین ۲۔ نومبر کو ملا ہے۔ جس مین شیخ صاحب لکھتے ہین۔ کہ امریکہ مین اس سال ایک مذہبی کانفرنس ہوئی تھی جس مین شیخ صاحب موصوف نے اسلام کی طرف سے لیکچر دیا تھا۔ اس مین پھر شیخ صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے عظیم الشان اور نیک انسان کی وفات غمگین کرنے والی ہے۔ لیکن چونکہ وہ اپنا کام ختم کر چکے تھے قادر مطلق کی مرضی یہی تھی۔ کہ ان کی دنیوی زندگی ختم ہو۔ اونہون نے ایک عظیم الشان کام کیا ہے اور اس واسطے ان کا اجر بھی عظیم الشان ہوگا۔ آپ براہ مہربانی حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت مین میرا باادب سلام پہونچائین اور عرض کر دین کہ مین یقین کے ساتھ امید اور بھروسہ رکھتا ہون کہ سچے اسلام کی ترقی کے واسطے جو کوششین آپ کر رہے ہین۔ ان مین آپ کو ضرور کامیابی کا تاج پہنایا جائے گا۔

دعا ضائع نہین ہوتی

مخدومی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب نے باتون باتون مین ذکر کیا کہ میرے دادا جو بہت ہی پرہیزگار آدمی تھے اور اکثر قرآن خوانی مین مصروف رہتے تھے۔ رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور مین دعائین کیا کرتے تھے۔ کہ امام مہدی کی زیارت ہو۔ وہ تو فوت ہو گئے۔ مگر قدرت الٰہی نے ان کی دعاؤن کو اس طرح سے قبول کیا کہ مجھے امام مہدی کا وقت عطا کیا اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کی حالانکہ میرے تمام خاندان پٹھانون مین ہم دو بھائیون کے سوائے اور کوئی احمدی نہین ہوا۔ اس واسطے مین ان مرحوم دادا کے واسطے بہت دعا کیا کرتا ہون۔

دعا مدد

منشی محمد بخش صاحب ڈرائیور امتحان مین کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

نماز جنازہ

چودہری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن بدوملی فوت ہو گئے ہین۔ مرحوم ایک نیک دل اور مخلص دوست تھے۔ احباب سے ان کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست ہے۔ قادیان مین اون کا جنازہ پڑھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور اون کے بھائی چودہری محمد سرفراز حسین و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۔ حیدرآباد سندھ سے میان محمد اسمٰعیل صاحب درخواست کرتے ہین کہ بھائی میان فیروز الدین صاحب مرحوم کے واسطے احباب نماز جنازہ ادا کرین۔

جماعت والنو

برادر محمد افضل صاحب اطلاع کرتے ہین کہ گذشتہ عید پر والنو مین برادران احمدیہ کی ایک مختصر جماعت نماز علیحدہ ہوئی اور عید فنڈ کے واسطے مبلغ للعہ ۴۰ روپیہ جمع ہو گئے۔ اللّٰہم زد فزد۔ برادر موصوف یہ بھی لکھتے ہین۔ کہ ۲۵ر اکتوبر کو وہان بھی زلزلہ محسوس ہوا جس سے اون کے ایمان تازہ ہوئے آجکل ہمارے قدیمی دوست ڈاکٹر علم الدین صاحب بھی والنو مین ہین۔

نو مسلم

مولوی مظفر اللہ صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب پسران مولوی قدرت اللہ صاحب ملتان سے اطلاع کرتے ہین کہ ہم ہر دو بھائی بمعہ خاندان ملتان مین مشرف باسلام ہو گئے ہین۔ ہم انجیل کی (ظاہرداری کی اخلاقی) تعلیم دیکھ کر عیسائی بن گئے تھے اور عیسائیون کے درمیان رہ کر اور اون کے بد نمونے اور عیاشی کو دیکھ کر تائب ہوئے۔ چونکہ کسی لالچ کیواسطے عیسائی نہ ہوئے تھے اس واسطے وہان نہ ٹھہر سکے۔

جواب خطوط

۱۔ محمد فقیر اللہ خان صاحب۔ آپکا مضمون پہونچ گیا ہے۔ پسندیدہ ہے انشاء اللہ بشرط گنجائش شائع ہوگا۔

۲۔ حامد حسین خان صاحب۔ آپکا خط ملا۔ جواب اس اخبار سے ظاہر ہے بدر کے ساتھ آپکی ہمدردی کا شکریہ ہے

۳۔ میان قمر الدین صاحب لکلوہ۔ اخبار کی قیمت ۱۹۰۸ء مین للعہ رسالانہ ہے آئندہ عہ کر دیگئی ہے۔

روپیہ کس کے نام آنا چاہیے

بعض وقت صدر انجمن احمدیہ کے مختلف افسران کی طرف سے جماعت احمدیہ مین چندون کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور احباب انہین افسران کے نام منی آرڈر ارسال کر دیتے ہین۔ لہذا تمام احمدی احباب کی خدمت مین بطور یاددہانی لکھا جاتا ہے کہ مہربانی فرما کر ہر ایک قسم کا روپیہ جو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف مدات کے لئے یا افسران انجمن کی تحریک پر بھیجین۔ وہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کرین۔ والسلام۔

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہو گئی ہے اب براہین احمدیہ اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔ مجلد صہ ۱۲؍ بے جلد صہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایکروپیہ کی رعایت ہوگی یعنے ان کو براہین احمدیہ مجلد للعہ ۱۲؍ اور بے جلد صرف للعہ مین دیجائے گی۔

مینیجر بدر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کے اجزا مخفی ہون بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق سیحوخیت فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی۔ یبوست۔ اوجاع مفاصل وغیرہ۔ بلکہ یہان تک محیط اعظم مین لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین ہے کہ بہت ہی مفید شے ہے۔ قیمت ایکتولہ ۸ر